قرآن مجید میں بیان کردہ مصارف زکوٰۃ کون کون سے ہیں؟ زکوٰۃ کے سماجی اثرات بیان کرتے ہوئے واضح کریں کہ اس کی تقسیم سے اسلامی معاشرے میں غربت کو کیسے ختم کیا جا سکتا ہے؟

جواب مصارف زکوٰۃ:

انما الصدقت للفقراء والمسٰکین والعٰملین علیھا والمؤلفۃ قلوبھم وفی الرقاب والغٰرمین وفی سبیل اللہ وابن السبیل فریضۃ من اللہ واللہ علیم حکیم (توبہ 9:60)

ترجمہ: صدقات (زکوٰۃ) تو دراصل حق ہے فقیروں کا، مسکینوں کا اور اُن کے اہلکاروں کا جو صدقات کی وصولی پر مقرر ہوتے ہیں۔ اور اُن کا جن کی دلداری ~~مقصود~~ مقصود ہو۔ نیز انہیں غلاموں کی آزادی میں، اور قرض داروں کے قرض ادا کرنے میں اور اللہ کے راستے میں اور مسافروں کی مدد میں خرچ کیا جائے۔ یہ ایک فریضہ ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ علم کا بھی مالک ہے۔ اور حکمت کا بھی مالک ہے۔

قرآن حکیم میں سورۃ توبہ میں زکوٰۃ کے مندرجہ ذیل آٹھ مصارف بتائے گئے ہیں۔

① فقراء ② مساکین ③ عاملین ④ مؤلفۃ القلوب
⑤ غلاموں کی آزادی ⑥ غارمین ⑦ فی سبیل اللہ
⑧ ابن سبیل۔

① فقراء:۔

فقراء جمع ہے فقیر کی فقر کا معنی ہے
محتاج۔ فقیر وہ ہوتا ہے جس کے پاس کچھ نہ
کچھ ہوتا ہے۔ لیکن اس سے اسکی ضروریات زندگی
پوری نہیں ہوتی۔ اس لیے وہ مال کا محتاج ہوتا ہے
فقیر تنگدست ہوتا ہے مثلاً کسی ایسے قرض میں مبتلا ہو
جس کے لیے اس کے پاس پیسے نہ ہو۔

② مساکین:۔

مساکین جمع ہے مسکین کی۔ مسکین اس
شخص ہے جس کے پاس کچھ نہیں ہوتا۔ جو کام
کرنے سے معذور ہو۔ لیکن عزت نفس کا خیال اسے
دوسرے کے سامنے ہاتھ پھیلانے سے باز رکھے۔

③ عاملین:۔

وہ لوگ جو زکوۃ کے محکمے میں
کام کرتے ہو۔ جو زکوۃ کی وصولی اس کے حساب
وکتاب اور تقسیم وغیرہ کے امور سرانجام دیں۔
ان کی تنخواہیں زکوۃ سے ادا کی جائیگی
چاہیے امیر ہو یا غریب۔

مؤلفۃ القلوب:-

اس سے مراد وہ لوگ جو نئے اسلام میں داخل ہوئے ہیں۔ ان کی دلجوئی کے لیے زکوۃ کے مال سے ان کی دلجوئی کی جاتی ہے خواہ وہ امیر ہو یا غریب

غلاموں کی آزادی:-

زکوۃ کے مال سے غلاموں کو خرید کر آزاد کیا جائے۔

غارمین:-

اس سے مراد ہیں قرض دار۔ یعنی وہ لوگ جو مال قرض ادا کرنے سے قاصر ہو۔

فی سبیل اللہ: وہ لوگ جو اللہ کی راہ میں مصروف ہیں۔ یعنی جہاد کرنے والے تبلیغ کرنے والے۔ نادار طالب علم وغیرہ۔

ابن سبیل:-

اس سے مراد وہ مسافر ہیں جو حالت سفر میں محتاج ہو جائیں۔ خواہ وہ اپنے گھر میں مالدار ہوں۔ زکوۃ سے مسافر کی مدد اس کی اصل حاجت کے مطابق کرنی چاہیے۔

(زکوۃ کے سماجی اثرات)

① دولت گردش میں آتی ہے۔

کسی بھی ملک کی ترقی کے لیے یہ بات انتہائی ضروری ہے۔ کہ دولت چند لوگوں کے پاس دولت جمع ہو کر نہ پڑی رہے۔ بلکہ معاشرے میں پھیل کر گردش میں آئے۔ زکوۃ کے ذریعے 2½

زکوٰۃ کی بدولت مال و دولت مالداروں کی تجوری سے نکل کر غریبوں کے ہاتھوں میں پہنچ کر ان میں آ جاتی ہے۔ عام لوگوں کے ہاتھوں میں پیسہ آنے سے ان میں قوت خرید بڑھ جاتی ہے۔ اشیاء کی مانگ جب بڑھے گی تو لازم اس کی پیداوار بھی بڑھے گی۔ اگر عوام کی اکثریت قوت خرید سے محروم رہے تو لازماً ملکی معیشت ترقی نہ کرے گی۔

① چند ہاتھوں میں ارتکازِ دولت میں کمی۔

اگر دولت چند ہاتھوں میں مرتکز ہو جائے۔ جیسا کہ جاگیرداری اور سرمایہ داری نظام میں ہوتا ہے اس سے مالدار (Haves) اور اور نادار (Havenots) طبقوں میں تقسیم ہو جاتی ہے معیشت اور معاشرے دونوں کے لیے تباہ کن ثابت ہوتا ہے۔ زکوٰۃ دولت کو چند ہاتھوں میں نہیں رکھنے دیتی۔ بلکہ اس کو تقسیم کرنے میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔

② سرمایہ کاری میں اضافہ۔

اگر مالدار شخص اپنے مال پر سانپ بن کر بیٹھا رہے اور کسی کاروبار میں نہ لگائے تو ہر سال زکوٰۃ ادا کرنے سے اس کا مال کم ہی رہے گا۔ ظاہر ہے کہ ہوشمند مالدار اس طور تمام مال کو بیٹھ نہیں کرے گا۔ چنانچہ وہ اپنے مال کو زکوٰۃ کے ہاتھوں

ختم ہونے کی بجائے اسے کسی منافع بخش کاروبار میں لگانے پر مجبور ہوگا۔ اس طرح ملک میں سرمایہ کاری کا رجحان بڑھے گا۔ سرمایہ کاری میں اضافے سے ملکی معیشت ترقی کرے گی۔

سماجی تحفظات کی فراہمی:

زکوٰۃ کی بدولت ریاست اس قابل ہوتی ہے کہ افراد معاشرہ کو سماجی تحفظات فراہم کر سکے۔ اگر انہیں سماجی تحفظات حاصل ہوں گے تو وہ اطمینان کے ساتھ ملکی ترقی میں اپنا کردار ادا کریں گے۔

جرائم میں کمی:

زکوٰۃ کے نظام میں فرد اپنی بقاء کی جنگ میں تنہا نہیں لڑتا بلکہ پورا معاشرہ اس کی پشت پر ہوتا ہے۔ اسے اطمینان ہوتا ہے کہ ناگہانی مصیبت کی صورت میں حکومت زکوٰۃ سے اس کی خاطر خواہ مدد کر کے اسے سنبھال لے گی۔ جب ایک انسان اور اس کے اہل و عیال کی بنیادی ضروریات پوری ہوتی ہیں تو اسے کیا ضرورت ہوگی کہ وہ جرائم کا ارتکاب کرے گا۔

دینی و قومی بہبود:

زکوٰۃ سے بہت سے دینی و قومی بہبود کے کام سرانجام دیے جاتے ہیں کیونکہ زکوٰۃ کا ایک مصرف فی سبیل اللہ بھی ہے۔ دین کی تبلیغ و اشاعت جہاد فی سبیل اللہ اور نادار طلبہ کی امداد کے کاموں پر زکوٰۃ خرچ کر کے دین کے فروغ اور قومی اور